



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کے ذمے رمضان کے روزے تھے، اس نے قضا ادا نہ کی حتیٰ کہ دوسرا رمضان شروع ہو گیا، تو وہ کیا کرے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۖ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ۱۸۵ ...

”تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو اسے چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیماری یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کر لے۔“

تو یہ شخص جس نے کسی شرعی عذر کی وجہ سے روزے چھوڑے تھے، اس کے لیے واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں قضا ادا کرے اور واجب ہے کہ اسی سال قضا ادا کرے دوسرے رمضان تک اسے مؤخر نہ کرے: کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے

(كَانَ يَكُونُ عَلَى الصَّوْمِ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اسْتَطَاعَ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ) (صحیح البخاری، الصوم، باب متى لم يقضى قضاء الصوم، ج: ۱۹۵۰)

”رمضان کے روزے میرے ذمے ہوتے تھے تو میں ان کی قضا ادا کرنے کی شعبان کے علاوہ دوسرے کسی مہینے میں استطاعت نہیں رکھتی تھی۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروف ہونے کی وجہ سے جلد روزے نہیں رکھ سکتی تھیں اور انہوں نے جو یہ فرمایا: میں شعبان ہی میں ان کی قضا ادا کرنے کی استطاعت رکھتی تھی، اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ دوسرا رمضان شروع ہونے سے پہلے قضا کے روزے رکھ لینا ضروری ہے۔ اگر وہ انہیں دوسرے رمضان کے بعد تک مؤخر کر دے تو اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ واستغفار کرے، اپنے فعل پر ندامت کا اظہار کرے اور قضا ادا کرے کیونکہ تاخیر کی صورت میں قضا کی ادائیگی ساقط نہیں ہوتی، لہذا اسے چھوڑے ہونے روزوں کی قضا ادا کرنا ہوگی، خواہ دوسرے رمضان کے بعد ہی ادا کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 397

محدث فتویٰ